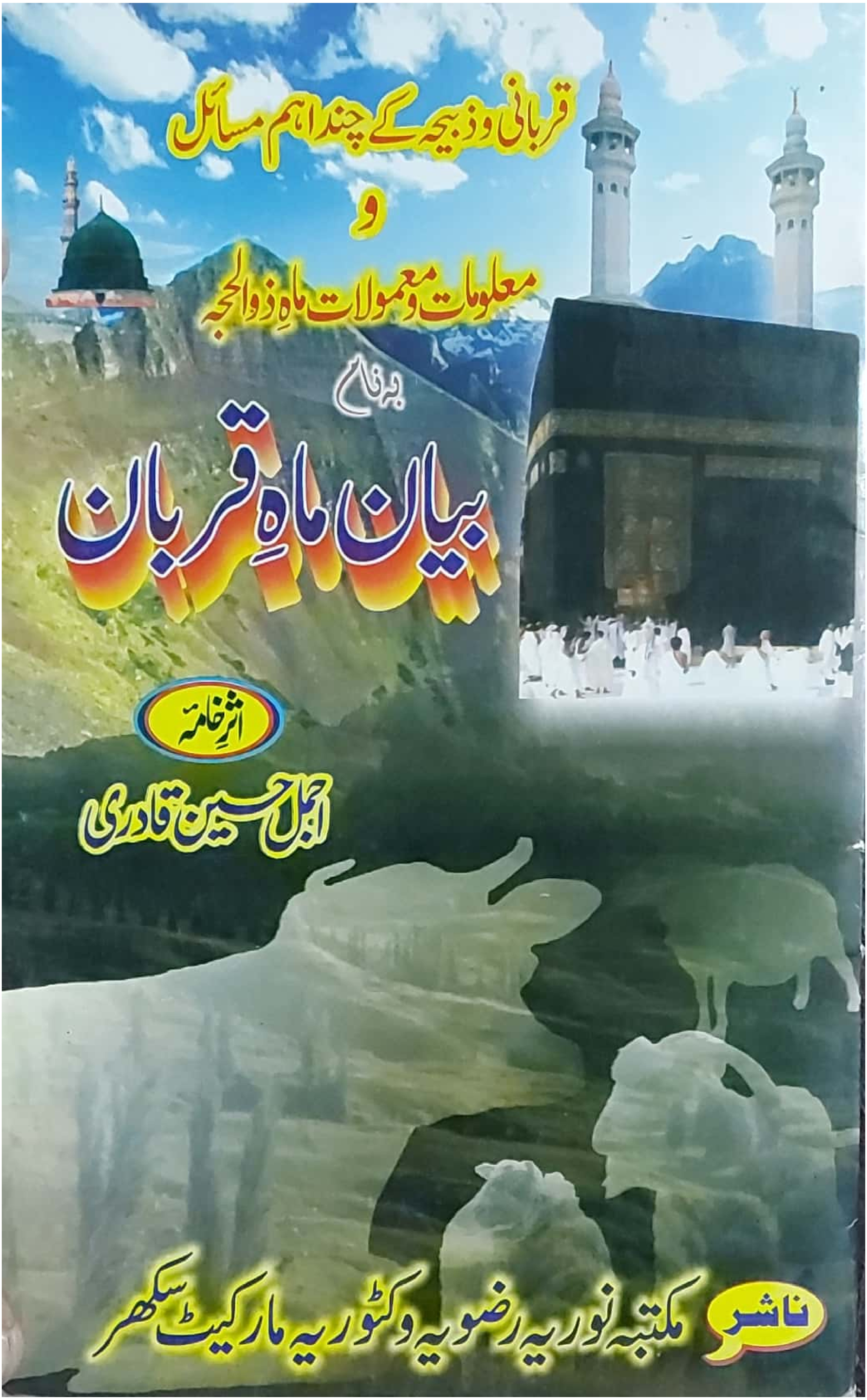

قربانی و ذبیحہ کے چند اہم مسائل
و
معلومات و معمولات ماہِ ذوالحجہ
بہ نام
بیانِ ماہِ قربان
اثرِ خامہ
اجمل حسین قادری
ناشر
مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

7MEE

اوراد و نوافل، قربانی و ذبیحہ کے
چند اہم مسائل پر مبنی تحقیقی مقالہ

بہ نام

معلومات و معمولات
ماہِ ذوالحجہ

اثرِ خامہ

اجمل حسین قادری

ناشر مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

نام کتاب: معلومات ومعمولات ماہِ ذوالحجہ

موضوع: قربانی وذبیحہ کے چند اہم توجہ طلب پہلو

اثرِ خامہ: اجمل حسین قادری رضوی

پروف ریڈنگ: محمود احمد قادری

باراول: ۸ ذوالقعدہ 1424ھ بروز جمعرات

کمپوزنگ: غلام محمد یاسین خاں بیسمنٹ ستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

قیمت: -/20 روپے

ناشر: مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ مارکیٹ سکھر

ملنے کے پتے

(۱) سنی کتب خانہ دکان نمبر۲ مرکز اویس ستا ہوٹل داتا دربار مارکیٹ لاہور۔

(۲) ضیاء القرآن پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور۔

(۳) ضیاء القرآن پبلی کیشنز انفال سنٹر اردو بازار کراچی۔

(۴) مسلم کتابوی داتا دربار مارکیٹ لاہور۔

(۵) مکتبہ المصطفیٰ برما ہوٹل سریاب روڈ کوئٹہ

(۶) دارالاخلاص صدف پلازہ قصہ خوانی بازار پشاور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معلوماتِ ماہِ ذوالحجہ

ماہِ ذوالحجہ اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے۔ حرمت والے چار مہینوں سے یہ پہلا مہینہ ہے اس ماہ میں صاحب استطاعت پر حجِ بیت اللہ فرض ہے۔ حج کے لئے انوار البشارہ فی المسائل حج والزیارہ از امام اہلسنت، بہارِ شریعت از صدر الشریعہ، رفیق الحرمین مولانا محمد الیاس قادری دامِ ظلہٗ وملفوظات عطاریہ حصہ دہم ملاحظہ ہو۔

اس مہینہ میں چند اہم واقعات بھی رونما ہوئے۔

(۱) یکم ذی الحجہ حضرت سیدہ خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مبارکہ ہوا۔

(۲) ۸ ویں تاریخ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا۔ نیز یہ دن سوچ و بچار کا ہے۔

(۳) ۹ ویں ذی الحجہ کو یوم عرفہ۔

(۴) ۱۰ ویں کا دن یوم نحر یعنی جانور کی قربانی کرنے کا دن۔

(۵) ۱۲ ویں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھائی چارہ قائم کیا۔

(۶) ۱۴ ویں تاریخ کو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز میں اپنی انگوٹھی صدقہ کی۔

(۷) ۲۶ ویں کو سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر استغفار نازل ہوئی۔

(۸) ۲۷ ویں کو یزیدیوں نے مدینہ طیبہ پر حملہ کیا۔

(۹) ۲۸ ویں کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسندِ خلافت پر قائم ہوئے۔

(ملخصاً عجائب المخلوقات ص 46)

اور اس کے پہلے عشرے کا نام قرآن پاک میں ''ایام معلومات'' فرمایا گیا۔

اور اسی ماہ کی آٹھ تاریخ کو یوم ترویہ کہتے ہیں کہ اس دن حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب دیکھا جس خواب کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا۔

فبشرنه بغلم حليم o فلما بلغ معه السعي قال يبني اني ارى في المنام اني اذبحك فانظر ماذا ترى ط قال يا ابت افعل ماتومر ستجدني ان شاء الله من الصابرين o فلما اسلما وتله للجبين، وناديته ان يا ابراهيم o قد صدقت الرء يا ج انا كذلك نجزي المحسنين o ان هذا لهو البلوء المبين o وفدينه بذبح عظيم o وتركنا عليه في الاخرين o سلام على ابراهيم، كذلك نجزي المحسنين o

ترجمہ: تو ہم نے خوشخبری سنائی ایک عقلمند لڑکے کی، پھر جب وہ اس کے ساتھ کام کے قابل ہوگیا، کہا ''اے میرے بیٹے میں نے خواب دیکھا میں تجھے ذبح کرتا ہوں اب تو دیکھ تیری کیا رائے ہے؟'' ''کہا'' اے میرے باپ کیجئے جس بات کا آپ کو حکم ہوتا ہے خدا نے چاہا تو قریب ہے کہ آپ مجھے صابر پائیں گے۔'' تو جب ان دونوں نے ہمارے حکم پر گردن رکھی اور باپ نے بیٹے کو ماتھے کے بل لٹایا، اس وقت کا حال نہ پوچھ اور ہم نے ندا فرمائی کہ ''اے ابراہیم! بے شک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو، بے شک یہ روشن جانچ تھی اور ہم نے ایک بڑا ذبیحہ اس کے فدیہ میں دے کر اسے بچا لیا اور ہم نے پچھلوں میں اس تعریف باقی رکھی، سلام ہو ابراہیم پر، ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں نیکوں کو''۔

(ترجمہ کنزالایمان سورۃ صافات، آیت 101)

مفسرین کا اختلاف ہے کہ وہ صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے یا

حضرت اسحٰق علیہ السلام لیکن جمہور علماء کا قول ہے کہ وہ سیدنا اسمٰعیل علیہ السلام تھے۔ (1)

ایام معلومات:

ایام معلومات کی فضیلت قرآن پاک میں یوں ارشاد ہوئی۔

والفجر o وليال عشر o والشفع والوتر o والليل اذ يسر o (سورۃ الفجر)

ترجمہ: قسم ہے مجھے عید قربان کی اور دس راتوں کی جو ذی الحجہ کی پہلی راتیں ہیں۔ اور قسم ہے جفت اور طاق کی جو رمضان المبارک کی آخری راتیں ہیں اور قسم ہے اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی معراج کے رات کی۔

معمولاتِ ماہِ ذوالحجہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی دن زیادہ محبوب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کہ عبادت ان میں کی جائے کہ ان دس دنوں ذی الحجہ سے ان دنوں میں ایک دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان کی ایک رات کا قیام سال کے قیام کے برابر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دس راتوں میں چراغ نہ بجھاتے اور خدام کو ان راتوں میں جاگنے اور عبادت کرنے کا حکم دیا کرتے تھے۔

(غنیۃ الطالبین)

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ چار چیزوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہ چھوڑتے۔ عاشورہ کا روزہ ذی الحجہ کے دس دن (یعنی نو دن) ہر ماہ تین روزے نماز فجر سے قبل دو رکعتیں۔ (مشکوٰۃ)

عرفہ کا روزہ:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب عرفہ

کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے پس اُس دن سے زیادہ کسی دن آزادی اور رہائی نہیں ملتی اور عرفہ کے دن دنیا یا آخرت کی حاجت بندہ جب خدا سے مانگتا ہے تو خدا تعالیٰ اُسے پورا کر دیتا ہے۔ اور عرفہ کے دن کا روزہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ کر دیتا ہے۔ (ماثبت باالسنہ)

ایک حدیث میں ہے کہ عرفہ کا روزہ دو سال کے روزوں کے برابر ہے۔
(مکاشفۃ القلوب)

ایک روایت کے مطابق عاشورہ کا روزہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے تھا اور عرفہ کا روزہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے۔ (مکاشفۃ القلوب)

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آٹھ ذی الحجہ کا روزہ رکھو اللہ تعالیٰ اُسے حضرت ایوب علیہ السلام کے ابتلاء پر صبر کرنے کی طرح اجر دے گا اور جس نے نو کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُسے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ثواب کی طرح ثواب دے گا۔

شبِ عید کی عبادات:

ایک حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص عیدین کی رات کو زندہ رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اُس کا دل زندہ رکھے گا۔

۱۲ رکعت نفل ہر رکعت میں الحمد کے بعد بارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے والا ستر سال کی عبادت کا ثواب حاصل کرتا ہے اور اس کے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

یوم النحر کے معمولات:

مسلم شریف کی حدیث پاک ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس ذبح کے لئے کوئی جانور [2] ہو تو جب ذی الحجہ کا چاند نظر

آجائے تو وہ قربانی تک اپنے بالوں اور ناخنوں کو بالکل نہ کاٹے۔

''امام اہل سنت سے اس حکم کے بارے معلوم کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ قربانی تک بال یا ناخن کی حجامت نہ کرنے کے بارے جو حکم ہے وہ صرف استحبابی ہے کرے تو بہتر نہ کرے مضائقہ نہیں نہ اس کو حکم عدولی کہہ سکتے ہیں نہ قربانی میں نقص آنے کوئی وجہ۔.......... (فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 385)

تکبیراتِ تشریق:

۹ویں ذی الحجہ (یوم عرفہ) کی فجر سے ۱۳اویں کی عصر تک نماز پنجگانہ (باجماعت) کے بعد ایک بار تکبیر بلند آواز سے کہنا واجب [3] ہے اور تین بات کہنا مستحب ہے افضل ہے۔

تنہا نماز پڑھنے والے پہ یہ تکبیریں واجب نہیں اور بہتر یہ ہے کہ تنہا پڑھنے والا بھی تکبیریں پڑھ لے۔

تکبیر تشریق یہ ہے:

الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد

عید کے معمولات

عید کی سنتیں:

غسل کرنا، مسواک کرنا، خوشبو لگانا، عمدہ لباس پہننا، عید گاہ پیادہ جانا، ایک راہ سے جانا دوسری راہ سے واپس ہونا عید الفطر میں عید گاہ جانے سے قبل شیریں چیز کھجور وغیرہ کھانا (اسی بنا پر ہمارے ملک میں سویاں مروج ہیں کہ کھانا شیریں ہو اور سنت بھی ادا ہو جائے اور عید الضحیٰ میں قبل نماز کچھ نہ کھانا)۔

مباحات ومستحبات:

صدقہ کی کثرت کرنا، باہم ملنا، مبارکباد دینا، خوشی کا اظہار کرنا، مصافحہ اور معانقہ کرنا۔ شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے فتاوٰی میں امام نووی کا قول نقل فرماتے ہیں۔

هذ يبغى ان يقال فى المصافحه يوم العيد والمعانقه يوم العيد — جوحکم مصافحہ یوم عید کا وہی معانقہ یوم عید کا ہے۔ (یعنی مصافحہ عید کی طرح معانقہ عید سنت ہے)۔[4]

اور ہدایہ میں ہے۔

كزالمصافحة بل يعنى سنة عقيب الصلواة. — اسی طرح ہر نماز کے بعد کرنا سنت ہے۔

راستہ میں تکبیر الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد۔ آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔

نماز عید وخطبہ:

عید کی دو رکعت نماز ہر عاقل بالغ مسلم تندرست پر شہر میں واجب ہے گاؤں میں عید اور جمعہ کی نمازیں جائز نہیں مگر وہ بڑے گاؤں یعنی قصبے جو شرعاً شہر کا حکم رکھتے ہوں ان میں جمعہ اور عید دونوں کی نمازیں جائز ہیں۔ جمعہ اور عید دونوں نمازوں کی صحت اور ادا کی شرطیں ایک ہیں۔ مگر یہ فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ فرض ہے اور عید میں سنت، دوم جمعہ میں خطبہ نماز سے قبل ہے اور یہاں نماز کے بعد۔ اگر کسی نے عید کی نماز کے بعد خطبہ نہ پڑھایا یا نماز سے قبل پڑھ لیا تو دونوں صورتوں میں نماز تو ہوگئی مگر یہ شخص گنہگار رہا۔ نماز عید نماز جنازہ پر مقدم کی جائے اور نماز جنازہ خطبہ پر۔

عید کی نماز کا وقت:

عید کی نماز کا وقت آفتاب کے بعد نیزہ بلند ہونے سے زوال تک ہے۔ اگر نماز پڑھنے میں زوال کا وقت آ گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

نماز عید کی ترکیب:

نیت کی میں نے دو رکعت نماز واجب عید الفطر مع چھ تکبیروں کے اللہ جل جلالہ کے واسطے قبلہ رو ہو کر اللہ اکبر کہتے ہوئے زیر ناف ہاتھ باندھ لیں اور پورا سبحانک اللھم پڑھ کر امام کے ساتھ کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھائیں اور اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں۔ اسی طرح تین تکبیریں کہیں۔ پھر ہاتھ باندھ لیں دوسری رکعت میں امام کی قرأت کے بعد امام کے ساتھ اسی طرح تین تکبیریں کہیں اور ہر مرتبہ کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دیں۔ چوتھی تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جائیں اور ہاتھ نہ اُٹھائیں باقی نماز حسب معمول۔

اگر عید گاہ میں ایسے وقت پہنچے کہ امام نے تکبیروں سے فارغ ہو کر تلاوت قرآن شروع کر دی تھی تو تم نماز میں شریک ہو جاؤ اور تکبیریں کہو۔ اگر امام کے رکوع میں جانے سے قبل تکبیریں نہ کہہ سکے تو رکوع میں تکبیریں کہہ لو مگر ہاتھ نہ اُٹھاؤ۔ جس نے امام کو قومہ میں پایا وہ تکبیریں نہ کہے۔ اس لئے کہ رکعت کو مع تکبیرات قضا کرے گا۔

جب امام تشہد پڑھ چکے ابھی سلام نہیں پھیرا ہے یا سلام پھیر دیا ابھی سہو کا سجدہ نہیں کیا ہے یا سجدہ کر لیا ہے لیکن سلام نہیں پھیرا ہے۔ ایسی حالت میں جو شخص پہنچا اس کو چاہیے کہ امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور سلام پھیرنے کے بعد نماز پوری کر لے۔

اگر امام عید کی تکبیریں بھول جائے اور قرأت شروع کر دے تو بعد قرأت

کے تکبیریں کہے یا رکوع میں کہے۔ جب تک سر نہ اُٹھایا ہو اگر امام تکبیریں چھوڑ دے یا کم کر دے یا زیادہ کر دے یا غیر محل (بے موقع) میں کہے اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔

پہلی رکعت میں امام کے تکبیر کہنے کے بعد مقتدی شامل ہوا تو اسی وقت تین تکبیریں کہہ لے اگرچہ امام نے قرأت شروع کر دی ہو لہذا اگر اس نے تکبیریں نہ کہیں کہ امام رکوع میں چلا گیا تو کھڑے کھڑے تکبیریں نہ کہیں بلکہ امام کے ساتھ رکوع میں چلا جائے اور رکوع میں تکبیر کہہ لے اور اگر امام کے رکوع سے اُٹھنے کے بعد شامل ہوا تو اب تکبیریں نہ کہے بلکہ جب اپنی پڑھے اس وقت کہے اور اگر دوسری رکعت میں شامل ہوا تو پہلی رکعت کی تکبیریں اب نہ کہے بلکہ جب اپنی فوت شدہ رکعت پڑھنے کھڑا ہوا اس وقت کہے اور دوسری رکعت کی تکبیریں اگر امام کے ساتھ پا جائے تو فبہا ورنہ اس میں بھی وہی تفصیل ہے جو پہلی رکعت کے بارے میں مذکور ہوئی۔

اگر کوئی شخص عید کی نماز پڑھنے سے رہ گیا خواہ اس کی نماز فاسد ہو گئی تو اگر دوسری جگہ نماز مل جائے تو پڑھ لے ورنہ رہنے دے ہاں بہتر یہ ہے کہ یہ شخص چار رکعت چاشت کی نماز گھر میں پڑھے۔

عید کے دن

قبل نماز عید گھر میں یا مسجد میں چاشت و اشراق و دیگر نوافل مرد و عورت کو پڑھنے منع ہیں اور عید کی نماز کے بعد مرد کو عید گاہ میں نفل پڑھنا منع ہیں اور جب کہ گھر آ کے وہ پڑھ سکتا ہے۔

عید کے دن ہم لوگ اپنے اعزو اقربا کی قبور پر جاتے ہیں یہ ایک مستحسن عمل ہے۔ لیکن خیال رہے آداب قبور پامال نہ ہوں اور آپ کا قبرستان جانا مرحومین کے لئے باعث انس و محبت ہو نہ کہ باعث نفرت ہو۔ (آداب قبور کے بارے ہماری کتاب ''دن اور رات'' اور ''ایک گھر سے دوسرے گھر'' ''اہل قبور سے دوستی'' ملاحظہ ہو)۔

مرحومین کی عیدی:

300 بار ''سبحان اللہ وبحمدہ''

پڑھ کر ثواب تمام مردوں کو بخشیں تو اللہ تعالیٰ ہر ہر قبر میں ہزاروں انوار داخل فرمائے گا اور جب وہ شخص مرے گا تو اس کی قبر میں بھی ہزار انوار داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ (نزہۃ المجالس)

جو قربانی نہ کر سکے:

اور جو شخص قربانی کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے اور ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ والشمس پڑھے تو وہ شخص حاجیوں کے ثواب میں شامل ہوا اور اس کی قربانی قبول ہوئی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اگر کوئی فقیر قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ نماز عید کے بعد گھر میں دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الکوثر تین بار پڑھے تو اللہ جل شانہٗ اسے اونٹ کی قربانی کا ثواب عطا فرمائے گا۔

گمراہوں کی شریعت میں قربانی:

مولوی عبدالوہاب دہلوی غیر مقلد کے نزدیک چار آنہ یا آٹھ آنہ کا گوشت بازار سے خرید کر قربانی کے دنوں میں تقسیم کر دینا قربانی ہے۔ (مقاصد الامامۃ ص5)

جو جان بوجھ کر قربانی نہ کرے:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو قربانی کی گنجائش پائے اور اس کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔

بعض لوگ جانور کی قیمت کے برابر صدقہ کر دیتے ہیں اس طرح اس سے

وجوب قربانی ادا نہ ہوا۔ بعض لوگ قربانی نہ کرنے کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ماں باپ زندہ ہیں لہٰذا وہ خود ہی کریں گے ہم پہ واجب نہیں۔ ایسا نہیں اگر آپ بھی صاحب نصاب ہیں تو آپ پہ ایک علیحدہ وجوب قربانی ہے۔

عید کا دن جمعہ کا دن بھی ہوسکتا ہے۔ بعض لوگ اسے بہت بھاری [5] سمجھتے ہیں۔ غیر مقلدین عید کے دن جمعہ چھوڑ دیتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ ظہر کی نماز کو ضروری نہیں سمجھتے [6]۔

حضرت براٗ بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا عید کے روز کے سب سے پہلے آج جو کام ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز ادا کریں اور پھر قربانی کریں گے۔ (بخاری شریف)

آقائے دو جہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کے دن اللہ تعالیٰ کو قربانی کا خون بہانے سے زیادہ مسلمان کا اور کوئی عمل پسند نہیں۔

(ترمذی، سنن ابن ماجہ)

قربانی کے دن جانور کی قیمت ادا کرنے سے واجب قربانی ساقط نہیں ہوتی بلکہ اُس دن جانور کا خون بہانا ہی قبول ہے۔ ایک بزرگ کی عادت تھی کہ یوم نحر میں گائے یا بکری کی قیمت مساکین کو دے دیا کرتے اور اپنے دل میں کہتے مجھ پر قربانی واجب نہیں تو کیوں اس کو بلاوجہ کروں ایک دن خواب میں دیکھا گویا قیامت قائم ہے اور ہر شخص مرد اور عورت اپنی سواری پر سوار ہوتے ہیں اور فرشتے اُن کو جنت کی طرف لے جاتے ہیں اور وہ پیادہ پا چل رہا ہے لوگوں سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ سواریاں ہر اُس شخص کی جس پر وہ سوار ہوتا ہے وہ قربانی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے بھی اس کی قیمت فقراء کو دی تھی۔ انہوں نے کہا تم نہیں جانتے کہ حیوان کی قیمت ذبیحہ کے اجزاء کو نہیں پہنچتی پھر جاگ گئے اور اپنی آخر عمر تک اِس کی قیمت نہ دیتے بلکہ قربانی ذبح

کرتے۔ (تذکرۃ واعظین ص 674)

جانور کی قربانی:

عبادات کی دو اقسام ہیں۔

(۱) عبادات بدنیہ: نماز، روزہ وغیرہ

(۲) عبادات مالیہ: جیسے زکوٰۃ، قربانی وغیرہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

آن چیز یست کہ ذبح کردہ شد بر وجہ تقرب از شُتر و گاؤ و گوسفند در وقت مخصوص کہ آں را قربانی گوئیند۔

ترجمہ: اونٹ، گائے اور بکری کو مخصوص وقت قُرب خدا وندِ کریم کی نیت سے ذبح کرنے کو قربانی کہتے ہیں۔ قرآن پاک میں اس کا وجوب آیت ہذا سے ثابت ہے۔

فصل لربک وانحر۔ تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

اکثر مفسرین کی صراحۃً رائے ہے کہ اس میں نماز سے مراد نماز عید اور نحر سے مراد عید الضحیٰ کے دن اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے جانور ذبح کرنا ہے۔

تفسیر خازن میں ہے کہ نماز سے مراد نماز عید الاضحیٰ ہے۔ لوگ غیر اللہ کی نماز پڑھتے تھے اور ان کے نام سے جانور ذبح کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صرف اپنے ہی لئے نماز اور اپنے ہی لئے قربانی کا حکم فرمایا۔

قربانی پہلی امتوں میں:

ولكل امة جعلنا منسكا ليذكروا اسم الله على مارزقهم من بهيمة الانعام۔ (سورۃ حج)

ترجمہ: ہم نے ہر امت کے لئے عبادت کا طریقہ مقرر کر دیا کہ وہ جانوروں کو اللہ کا

نام لے کر ذبح کریں جوان کو بخشے گئے ہیں۔

قربانی کی قبولیت:

محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے قبولیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔ (ترمذی)

قربانی کا فلسفہ:

مفتی شہیر حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان گجراتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قربانی کرنے سے خود رب پر قربان ہونا بھی آتا ہے۔ کیونکہ ہر ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہوتا ہے۔ دانے پر کھیت کی زمین قربان ہوئی کہ جوت دی گئی۔ اور دانہ جانور پر قربان ہوا کہ جانور نے کھا لیا پھر جانور انسان پر قربان ہو گیا کہ ذبح کر دیا گیا۔ اسی قاعدے سے چاہیے کہ انسان رب پر قربان ہو کہ جب دین کو اس کی جان کی ضرورت ہو پیش کر دے۔ جیسا کہ خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے فرزند کی قربانی امرِ الٰہی پر پیش کر دی۔ نیز ذبح کرنے سے جہاد اور شہادت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ جس قوم نے خون نہ دیکھا ہو وہ کبھی جنگ نہیں کر سکتی۔ جیسے بنیا اور برہمن۔ جسے مرنا آتا ہے اُسے جینا بھی آتا ہے۔ جس قوم میں مرنے کا جذبہ نہ ہو اُسے دنیا میں زندہ رہنے کا بھی حق نہیں۔ گویا قربانی کرنے والے جانور کو مار کر خود مرنا سیکھتا ہے۔ (اسرار الاحکام)

قربانی سنتِ خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام:

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ قربانیاں کیسی ہیں؟ فرمایا تمہارے باپ ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اس میں کیا ثواب ملے گا۔ فرمایا ہر بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یارسول

اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صوف میں کیا ثواب ہے فرمایا صوف کے ہر بال میں ایک نیکی ملے گی۔ (مشکوٰۃ)

غالباً کسی حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جانور کی قربانیاں خوب موٹی موٹی کیا کرو کہ وہ تمہارے پُل صراط سے گزرنے کے لئے سواریاں ہیں۔

سنتِ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (بعد از ہجرت) مدینہ طیبہ میں دس سال قیام کے دوران ہر سال قربانی کیا کرتے تھے۔ (ماخوذ)

قربانی کا وقت:

قربانی کا وقت دس ذی الحجہ کی صبح (نمازِ عید کے بعد) سے بارہ ذی الحجہ کی شام تک ہے۔ افضل ترین وقت دسویں ذی الحجہ کو عید کے فوری بعد ہے۔ دیہاتی پر عید کی نماز واجب نہیں لہٰذا وہ قبل نماز بھی کر سکتے ہیں۔ لیکن طلوع آفتاب سے پہلے نہیں۔ رات کو قربانی کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ عالمگیریہ)

اس سے اگلا دن گیارہ ذی الحجہ ہے۔ اُس دن صبح سے لے کر شام تک قربانی کر سکتے ہو۔ اور بارہ ذی الحجہ کو صبح سے لے کر شام تک۔ اس کے بعد قربانی کا جانور ذبح کرنے سے وجوب قربانی ادا نہ ہوگا۔ افضلیت پہلے دن یعنی دس ذی الحجہ کو حاصل ہے۔

کیا قربانی چار دن تک ہے؟:

شہری لوگوں میں ایک غیر مقلد گروہ بھی ہے جو نہایت ہی آرام پرست اور اپنی آزاد خیالی اور خود رائے سے شرعی احکام کو توڑ موڑ کر عوام الناس کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو اہل حدیث کہلاتے ہیں مگر حدیث پاک میں اپنی کم عقلی سے غور و

خوض کرتے ہوئے غلط مطلب اخذ کر لیتے ہیں۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں کہ قربانی چار دن ہے اور دلیل دیتے ہیں کہ حدیث میں ہے۔

عن سوید بن عبدالعزیز عن سلیمان بن موسیٰ عبدالرحمن بن ابی حسین عن جبیر بن مطعم قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وآله وسلم . کل ایام التشریق ذبح۔ (موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان ص 249)

ترجمہ: سوید بن عبدالعزیز روایت کرتے ہیں سلیمان بن موسیٰ بن عبدالرحمٰن بن ابی حسین کہ جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمام ایام تشریق میں ذبح ہے۔

الزامی جواب: یہ حدیث کس صحاح سے ثابت ہے؟

تحقیقی جواب: اس میں سوید بن عبدالعزیز متروک الحدیث ہے۔ اور ابن معین نے کہا: **لیس بشئی** (یہ کچھ بھی نہیں) زید کہا یہ ضعیف ہے اور احکام قربانی میں اس کی روایت جائز نہیں۔

امام بخاری اور ابن سعد نے کہا اس کی حدیث منکرہ ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ضعیف ہے۔ دارمی نے کہا یہ حدیث میں غلط بیانی کرتا تھا۔ ترمذی نے کہا کثیر الغلط تھا۔ امام نسائی نے کہا غیر ثقہ تھا۔ خلال نے کہا ضعیف تھا۔ بزار نے کہا کہ حافظ نہ تھا۔ (تہذیب التہذیب جلد چہارم)

بزار نے اس کو اپنی مسند میں روایت کیا اور کہا کہ ابن ابی حسین کی جبیر بن مطعم سے ملاقات ثابت نہیں لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے۔ (بنایہ الھدایہ جلد چہارم)

بزار اور امام بیہقی شافعی نے اس حدیث کو منقطع اور دار قطنی نے ضعیف کہا۔

(درایہ علی الھدایہ)

ماخوذ ''حقائق قربانی'' (از افادات علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ)

امام اہلسنت سے سوال کیا گیا کہ قربانی ایام تشریق تک جائز ہے یا نہیں۔

امام اہلسنت نے ارشاد فرمایا قربانی یوم النحر تک یعنی دسویں سے بارہویں تک جائز ہے آخر ایام تشریق تک کہ تیرہویں ہے جائز نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 386)

قرآن پاک کی مستحکم دلیل:

ویذکر واسم الله فی ایام معلومات علی مارزقهم من بهیمة الانعام۔ (سورۃ حج آیت نمبر 27)

احکام القرآن للجصاص میں ہے کہ:

لمایثبت ان النحر فیما یقع علیه اسم الایام وکان اقل ماینفاوله اسم الایام ثلثة وجب ان یثبت الثلاثة ومازاد لم تقم علیه الدلالة فلم یثبت۔

ترجمہ: جب یہ بات ثابت ہوگئی کہ ایام معلومات سے قربانی کے دن مراد ہیں اور لفظ ایام کی دلالت کم از کم تین پر ہے۔ تو تین دن یقیناً ثابت ہو گئے اور تین دن سے زائد ثابت نہیں۔ پس وہ ثابت ہی نہیں۔

امام بیہقی نے سنن بیہقی میں تین جلیل القدر صحابہ عبداللہ بن عمر، ابن عباس، حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے قربانی کل تین دن ثابت کی ہے۔ (فلیراجع)

وجوب قربانی:

ہر مسلمان آزاد، مقیم، بالغ، غنی پر ہے:

قربانی کے دنوں میں صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے اس میں سال گزرنا ضروری نہیں۔ اس میں مرد ہونا ضروری نہیں۔

اگر کسی عورت میں مذکورہ شرائط پائی جائیں تو اس پر بھی اسی طرح قربانی واجب ہے جیسا کہ مردوں پر واجب ہے۔ (در مختار کتاب الاضحیہ)

ایک حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ پاک ہے اور پاک ہی قبول فرماتا ہے۔

صرف حلال کمائی کا جانور قبول:

ڈسکہ (این این آئی) کالج روڈ کے مشہور زمانہ تاجر نے عید قربان کے موقع پر قربانی کی خاطر ذبح کرنے کے لئے قصائی نے گائے کی چاروں ٹانگیں کھلے میدان میں باندھ کر ذبح کرنے کی نیت کی تو گائے رسہ تڑوا کر فوراً بھاگ نکلی۔ جسے علاقہ کے لوگوں نے دوبارہ پکڑ کر ذبح کرنے کے لئے باندھا اور قصائی نے جونہی گائے کی گردن پر چھری چلائی۔ جو قدرے زور لگانے کے باوجود نہ چل سکی حتیٰ کہ گائے کی گردن سے رتی بھر خون بھی نہ نکلا اور ایک غائبانہ آواز آئی کہ سود حرام ہے اور ناجائز **مال** کی قربانی نہیں ہو سکتی۔ اس آواز کا سننا تھا کہ قصائی اور اس کے ساتھ اور دیگر قریب کھڑے لوگ دم دبا کر بھاگ نکلے اور گائے بھی موقع سے غائب ہوگئی۔ اس واقعہ کو سن کر لوگوں نے توبہ کی اور سود خور عمران شریف نے اعلانیہ اپنے گناہ کا سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں اعتراف کیا اور اس کی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی۔ اس منظر کو دیکھنے والے کئی لوگ بھی اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگے۔ جبکہ اس دوران عمران شریف نے کالج روڈ پر لوگوں کے سامنے آہ و بکا کی، ناک کی لکیریں نکالیں اور کہا کہ ''اے خدا! مجھے بخش دے۔ بے شک تو بڑا رحیم ہے''۔ اسی دوران ڈسکہ کے سینکڑوں لوگوں کی موجودگی میں وہی گائے دوبارہ اچانک بھاگتی ہوئی ان کے سامنے آگئی جسے دیکھ کر لوگ ورطۂ حیرت میں مبتلا ہو گئے اور سمجھ لیا کہ خداوند کریم نے اس کی توبہ قبول کر لی ہے۔ دوبارہ قصائی بلوایا اور قربانی کی گئی جس کا سارا گوشت عمران شریف نے غریبوں میں تقسیم کر دیا۔ اس واقعہ کی خبر دور دراز تک لوگوں میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ (روزنامہ انصاف لاہور، روزنامہ خبریں لاہور 15 فروری 2003)

قربانی کے جانور کی خریداری:

بعض لوگ جو صاحب نصاب نہیں وہ قرض لے کر جانور خریدتے ہیں یا قسطوں پر جانور خریدتے ہیں ایسا ہرگز نہ چاہیے کیونکہ جب قربانی واجب ہی نہیں تو اپنے آپ کو کیوں تکلیف میں ڈالتے ہو۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ جانور کی منہ مانگی قیمت ادا کرنی چاہیے کیونکہ اس سے ثواب زیادہ ہوتا ہے یہ خیال غلط ہے بلکہ بھاؤ (barganing) کر کے سنت رعایت کا ثواب بھی حاصل کریں۔ اور ہاں حج کے موقع پر منہ مانگی قیمت ادا کر دینی مستحب ہے۔

قربانی کے صرف تین جانور:

اونٹ، گائے، بکرا۔

بھینس گائے کے مثل ہے۔ بھیڑ اور دُنبہ بکرا کے مثل ہوگا۔

اونٹ گائے میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں۔ بکرا تنہا آدمی کرے گا۔

گائے کی عمر دو سال، اونٹ پانچ سال اور بکرا ایک سال کا ہونا چاہیے۔ اس سے کم عمر کی قربانی جائز نہیں۔ دنبہ اگر چھ ماہ کا ہو لیکن موٹا تازہ ہو، سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔

شرکاء اور ان کی نیت:

گائے یا اونٹ کی قربانی کے شرکاء میں سے ایک بھی کافر یا مرتد یا بدمذہب ہو یا ایسا مسلمان ہو۔ **جس** کا مقصد رضائے الٰہی نہ ہو بلکہ گوشت کھانا ہو تو کسی کی بھی قربانی نہ ہوگی۔

کیا مرغ کی قربانی جائز ہے؟

غیر مقلد مولوی سے سوال کیا گیا کہ کیا مرغ کی قربانی جائز ہے؟

سوال: معروض آنکہ زمانہ حال میں چیزوں کی گرانی حد سے بڑھ گئی ہے اس وجہ سے امسال قربانی کا جانور پندرہ بیس روپے سے کم ملنا دشوار ہے۔ بندہ نے سنا تھا کہ پہلے کسی صحیفہ (اہل حدیث) میں یہ مضمون نکل چکا ہے کہ مرغ کی قربانی بھی جائز ہے۔ فرمان نبوی الدین یسر اور فرمان الٰہی ماجعل علیکم فی الدین من حرج کے عموم میں کے ماتحت اگر آپ مرغ کی قربانی جائز سمجھتے ہوں تو بندہ کی تحقیق کرادیں۔

جواب: شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے۔

(فتاویٰ ستاریہ مولوی عبدالستار غیر مقلد جلد دوم صفحہ 72 مطبوعہ کراچی)

مولوی عبدالجبار کھنڈیلوی ''مقاصد الامامۃ'' کے صفحہ 5 پر مولوی عبدالوہاب دہلوی کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ مرغ کی قربانی جائز ہے۔

مرغ کی قربانی مجوس کی مشابہت ہے:

امام اہلسنت سے سوال کیا گیا کہ مرغ کی قربانی جائز ہے یا نہیں؟۔ تو امام اہلسنت نے فرمایا کہ مرغ کی قربانی مکروہ وتشبہ بالمجوس ہے نہ اُس سے واجب اضحیہ ادا ہوسکتا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم ص 530)

غیر مقلدین مرغ کی قربانی اس لئے نہیں کرتے کہ اس سے کھال حاصل نہ ہو گی اگر اس کی کھال حاصل ہوتی تو من پسند و من گھڑت روایات نکال کر مرغ کی قربانی کو رواج دیتے۔ اور ہاں اگر ان کا بس چلے تو یہ حرام جانور (ان کے نزدیک کئی حرام جانور حلال بھی ہیں) کی قربانی بھی کرتے۔ مگر ان کی کھال اتنی زیادہ قیمتی نہیں ہوتی اور ان کے حلال جانور (فی الحقیقت حرام) کی فہرست ہم نے اپنی کتاب ''گمراہی کے جھوٹے خدا'' باب غیر مقلدین میں درج کی ہے۔ (فلیراجع)

جانور کے عیوب و نقائص:

قربانی کے جانور کا عیب سے خالی ہونا چاہیے تھوڑا عیب ہوگا تو قربانی ہو جائے گی مگر مکروہ ہوگی اور زیادہ ہو تو قربانی ہوگی ہی نہیں۔ (فتاویٰ عالمگیریہ)

حضرت براًبن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا کہ چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں۔ کانا (جس کا کانا ہونا ظاہر ہو)۔ بیمار (جس کا مرض ظاہر ہو)۔ لنگڑا (جس کا لنگڑا ہونا ظاہر ہو)۔ بوڑھا (جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو)۔

(سنن ابوداؤد)

حضرت عتبہ بن عبدالسلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان اکھاڑ لیا جائے اور اس کا سوراخ ظاہر ہو جائے۔ جس کے سینگ جڑ سے اُکھاڑ لئے جائیں، جس کی آنکھ میں روشنی نہ رہے، جو اس قدر دبلا ہو کہ بکریوں کے ریوڑ کے ساتھ نہ چل سکے اور جس کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی ہو۔ (سنن ابوداؤد)

خصی جانور کی قربانی درست ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کے دن دو سرمئی رنگ کے سینگوں والے خصی مینڈھے ذبح کیے۔

(سنن ابوداؤد عن جابر بن عبداللہ)

بکرا جو خصی نہیں ہوتا وہ اکثر پیشاب پینے کا عادی ہوتا ہے اور اس میں سخت بدبو پیدا ہو جاتی ہے کہ جس راستے سے گزرتا ہے وہ راستہ کچھ دیر کے لئے بدبو دار ہوتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کے گوشت سے بدبو دفع ہو جائے تو کھا سکتے ہیں ورنہ مکروہ وممنوع ہے۔ (بہارِ شریعت)

امام اہلسنت سے سوال کیا گیا کہ خنثیٰ جانور کا ذبیحہ جائز ہے یا نہیں تو امام

اہلسنت نے فرمایا کہ خنثیٰ جانور جو نر اور مادہ دونوں کی علامتیں رکھتا ہو دونوں سے یکساں پیشاب آتا ہو کوئی وجہ ترجیح نہ رکھتا ہو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں ۔ اس کا گوشت کسی طرح پکائے نہیں پکتا۔ ویسے ذبح حلال ہو جائے گا ۔ اگر کوئی کچا گوشت کھائے ، کھائے ۔ درمختار میں ہے۔ ولا بالخنثیٰ لان لحمها لا ینضج ،شرح وھبانیہ۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے۔ لا تجوز التضحیة بالشاة الخنثیٰ لان لحمها لا ینضج کذا فی القنیة. والله تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 8 ص 234,335)

جانور کا ذبح:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’لہٰذا جب تم قتل کرو تو اچھے طریقے سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو اچھے طریقے سے ذبح کرو۔ چھری کو تیز کرو اور ذبیحہ کو آرام پہنچاؤ‘‘۔ (مسلم)

ذبح کرنے میں دین سماوی شرط ہے نہ کہ اعمال۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم)

لہٰذا کافر، مرتد، مشرک، بدمذہب (رافضی، دیوبندی، چکڑالوی کا ذبیحہ حلال نہیں) اگرچہ وقت ذبح لاکھ تکبیریں پڑھے ۔ جن (قوم جنات سے) کا ذبیحہ اس صورت میں حلال ہو گا جب وہ انسانی شکل میں ہو بصورت دیگر اس کا ذبیحہ حرام ہو گا۔ (بہارِ شریعت) اور جیب کہ بے عمل بے ختنہ اور جُنبی کا ذبیحہ حلال ہے بشرطیکہ اس نے ذبح کے وقت تکبیر پڑھی ہو۔ اور عورت کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی حلال ہے اور مخنث (ہیجڑا) صحیح العقیدہ ہو تو اس کا ذبیحہ بھی درست ہے۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ہشتم صفحہ 332، صفحہ 29)

ذبح کی حکمتیں:

خون میں یورک ایسڈ کی کافی مقدار پائی جاتی ہے اور اس کے زہریلے اثرات نہایت ہی مضر ہیں اور اس سے زہریلے اثرات ختم کرنے کے لئے آسان اور جلد ترین

طریقہ ذبح کرنا ہے۔ اونٹ میں نحر ہوتا ہے اور گائے بکری میں ذبح ہوتا ہے۔

نحر کا طریقہ:

یہ ہے کہ اونٹ کا ایک پاؤں باندھ کر تین پاؤں پر کھڑا کر دیا جاتا ہے اور ایک نیزہ سینے کے پاس گلے میں بھونک کر پوری گردن کو لمبے لمبے چیر دیا جاتا ہے جس سے سارا خون تیزی کے ساتھ جسم سے نکل جاتا ہے۔ اس کو نحر کہتے ہیں۔[7]

عام ذبح کا طریقہ

ذبح صرف اللہ تبارک وتعالیٰ کے نام کا ہی کیا جانا چاہیے[8] اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ناموں میں سے کوئی نام بھی ذکر کر دیا تو جانور حلال ہو جائے گا۔ جانور کو بائیں جانب قبلہ رُخ منہ کر کے لٹا دیا جاتا ہے اور تیز چھری سے گردن کی چار بنیادی رگوں کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ جس سے خون جلد خارج ہو جاتا ہے۔

قربانی کے علاوہ بھی ذبح کی احتیاطیں پیش نظر رکھیں۔

ذبح کرنے سے پہلے:

(۱) جانور کو چارہ پانی خوب دیا جائے۔

(۲) ایک جانور کے سامنے دوسرے جانور کو نہ ذبح کیا جائے۔

(۳) ذبح کرنے سے قبل چھری اچھی طرح تیز کر لیں۔

(۴) جانور کو قبلہ رُخ بائیں پہلو پر لٹا کر اس کے پاؤں وغیرہ ضروری ہوں تو رسی سے باندھ دیئے جائیں۔

(۵) جانور کو لٹانے یا گرانے کے لئے بھگانا، تھکانا، تنگ کرنا درست نہیں۔

(۶) جانور کی چار رگیں کاٹنا ضروری ہیں۔ ایک حلقوم (نرخرہ) جسے سانس کی نالی کہا جاتا ہے ۔ دوسری مری ہے، جس سے غذا اندر جاتی ہے اور دو رگیں اس

کے آس پاس گردن کے منکے کے دائیں بائیں ہیں جن میں خون جاری رہتا ہے۔ ان کو "ودجین" کہا جاتا ہے۔ ان چار رگوں کا کٹنا ضروری ہے تاہم اگر تین بھی کٹ گئیں تو جانور حلال ہے ورنہ نہیں۔ (درمختار)

خیال رکھیں کہ عقدہ (گھنڈی) سے اوپر ذبح نہ ہو۔ فتاویٰ مہریہ میں پیر مہر علی شاہ صاحب سے منقول ہے کہ جس میں واضح طور پر آپ نے ذبح فوق العقدہ (گھنڈی سے اوپر کا ذبح) کے بارے میں فرمایا کہ وہ حلال نہیں۔ (فتاویٰ مہریہ ص 92)

اگر ذبح کرنے میں گردن مکمل جدا ہوگئی تو اس کا کھانا بھی جائز ہے کہ وہ حلال ہوگیا گو فعل اچھا نہیں۔

بعض لوگ روزے کی حالت میں ذبح کرنے سے دست کش رہتے ہیں کہ ہاتھ کا بھی روزہ ہے یہ ان کی کم عقلی ہے ہاتھ کے روزے سے مراد تو حرام کام سے بچنا ہے۔ بعض لوگ رات کے وقت ذبح کیے جانے والے جانور کا گوشت حرام سمجھتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔

جانور پر تکبیر کا پڑھنا:

ذبح کرتے وقت تکبیر بسم اللہ اللہ اکبر یعنی بغیر واؤ کے پڑھنا مستحب ہے۔ اسے مکروہ کہنا صحیح نہیں بلکہ تنویر الابصار میں واؤ بڑھانے (بسم اللہ و اللہ اکبر) مکروہ فرمایا۔ بہرحال بلا واؤ کے خالی از کراہت و پسندیدہ و مستحب ہونے میں کلام نہیں۔

امام اہلسنت سے سوال کیا گیا کہ جس طرح ذابح پر تسمیہ پڑھنا ضروری ہے اسی طرح معین ذابح پر تسمیہ پڑھنا ضروری ہے یا نہیں اور معین ذابح کسے کہتے ہیں؟

الجواب: معین ذابح سے یہی مراد ہے کہ ذابح کا ہاتھ کمزور ہو۔ ذبح میں دقت دیکھے تو دوسرا اس کے ساتھ چھری پر ہاتھ رکھ کر دونوں مل کر چھری پھیریں تو اس صورت میں دونوں پر تکبیر واجب ہے اگر ان میں سے کوئی بھی قصداً تکبیر نہ کہے گا ذبیحہ مردار ہو

جائے گا اگرچہ دوسرا تکبیر کہے۔ دیوبندی قول محض غلط و جہالت ہے۔ تکبیر ذبح پر لازم فرمائی گئی ہے اور ہاتھ پاؤں پکڑنا ذبح نہیں۔ ہاتھ پاؤں پکڑنے والا مثلِ رسی کے وہی کام دے رہا ہے جو ایک رسی دیتی ہے۔ اس پر تکبیر لازم ہونا درکنار اگر مجوسی یا بُت پرست ہاتھ پاؤں پکڑے گا ذبیحہ میں خلل نہ آئے گا۔............

(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 8 صفحہ 317)

بعض لوگ جانور ذبح کرنے میں عورت کو جانور کی ٹانگیں پکڑنے سے منع کرتے ہیں کہ ذبیحہ مکروہ ہو جائے گا یہ بات غلط ہے جب عورت کے ذبح کرنے سے ذبیحہ حلال ہوسکتا ہے تو اس کی معاونت سے مکروہ کیوں؟۔

ذبح کے وقت کی دعا:

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھنا سنت ہے۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ o

یہ پڑھ کر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر چھری پھیر دیں اور سنت ہے کہ اپنے جانور کی قربانی خود کریں۔ حدیث پاک میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک سینگوں والا مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ پیر اور آنکھیں سیاہ ہوں۔ سو قربانی کے لئے ایسا مینڈھا لایا گیا۔ تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عائشہ چھری لاؤ"۔ پھر فرمایا اسے پتھر سے تیز کرو۔ میں نے اس کو تیز کیا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھری لی مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹایا اور ذبح کرنے لگے۔ پھر فرمایا "اللہ کے نام سے، اے اللہ! محمد، آلِ محمد اور امتِ محمد کی طرف سے کو قبول فرمایا۔ پھر اس کی قربانی کی[9]۔ مسلم شریف

ضروری احتیاط:

بسم اللہ کی (ہ) کو ظاہر کرنا چاہیے اگر ظاہر نہ کی جیسا کہ بعض عوام اس کا تلفظ اس طرح کرتے ہیں کہ (ہ) ظاہر نہیں ہوتی اور مقصود اللہ کا نام ظاہر کرنا ہے تو جانور حلال ہے تو اگر یہ مقصود نہ ہو اور (ہ) کو چھوڑنا ہی مقصود ہو تو حلال نہیں۔

(بہارِ شریعت)

بعد ذبح کے دعا:

اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْھِمَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ۔

اور اگر قربانی کسی دوسرے کی طرف سے کر رہے ہیں تو منی کی جگہ من کا لفظ استعمال کریں۔

جانور کی گرم گرم کھال نہ اُتاریں۔ تھوڑی دیر انتظار کرلیں ٹھنڈا ہونے پر کھال اُتاریں۔ اور گردن تن سے جدا کرنے سے قبل پیٹ کو تھوڑا سا چیرا دے دیں۔
بعض جاہل لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے ذابح بقر اور قاطع شجر جنت میں نہ جائیں گے۔ یہ حدیث من گھڑت ہے۔

جب کہ ذبح کا پیشہ شرعاً ممنوع نہیں نہ اس پر کچھ مواخذہ ہے۔

(ملخصاً فتاویٰ رضویہ بادنیٰ تغیر)

ذبح کرنے والے کو کھال مزدوری میں دینا منع ہے [10] بلکہ اس کی مزدوری اپنی کمائی سے دیں۔

کھال کا مصرف:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ کلوا وادخروا

واتجروا۔ کھاؤ اور اُٹھا رکھو اور وہ کام کرو جس سے ثواب ہے۔

قربانی کی کھال اپنے استعمال میں لانا بھی درست ہے۔ یعنی ڈول، دسترخوان، مشکیزہ، جائے نماز، دینی کتب کی جلد کے لئے۔

قربانی کے جانور کی کھال، رسی اور ہار وغیرہ صدقہ کیا جائے۔ (11)

گوشت کی تقسیم:

شرکائے قربانی گوشت تول کر تقسیم کریں۔ اندازے سے آپس میں بانٹنا درست نہیں کیونکہ اس میں کمی وبیشی یقینی ہوتی ہے۔

سری کا پھینکنا:

حدیث پاک میں اضاعت مال حرام کہا گیا ہے لہٰذا اگر آپ نے خود نہیں کھانی تو کسی اور کو دے دو مگر یاد رہے کہ ذابح کو مزدوری میں سری یا گوشت نہ دیں۔ قربانی کے علاوہ بھی کئی لوگ سری کا صدقہ کرکے قبرستان وغیرہ میں پھینک دیتے ہیں کہ یہ صدقہ اُتر گیا ایسا کام کرنے میں احتیاط کامل رکھیں یعنی جب آپ سری پھینک کر واپس ہوتے ہیں تو ایک دو جنات اس سری پہ حاضر ہوں گے اور اس کے بقیہ ساتھی اپنا حصہ نہ پانے پر آپ کا پیچھا کریں گے لہٰذا بہتر یہی ہے کہ اس کو کسی بندے کے استعمال میں دینا چاہیے۔ بعض جاہل مکان کی تعمیر کی بنیادوں میں بکرا ذبح کرکے اس کا خون گراتے ہیں ایسا کرنا سخت مضر ہے کیونکہ اس طرح اس جگہ جنات کا پکا مسکن بن جائے گا۔

حلال جانور میں سے مکروہ چیزیں:

امام اہلسنت سے سوال کیا گیا کہ جانور کی کونسی چیز حلال اور جائز ہے اور کونسی چیز ناجائز اور حرام ہے۔

الجواب: سات چیزیں تو حدیثوں میں شمار فرمائی گئیں۔

حلال جانور کے سب اجزا حلال ہیں مگر بعض کے حرام یا ممنوع یا مکروہ ہیں۔

(۱) رگوں کا خون (۲) پتا (۳) پھکنا (۴) علامات مادہ (۵) علاماتِ نر (۶) بیضے (۷) غدود (۸) حرام مغز (۹) گردن کے دو پٹھے کہ شانوں تک کھنچے ہوتے ہیں (۱۰) جگر کا خون (۱۱) تلی کا خون (۱۲) گوشت کا خون (۱۳) دل کا خون (۱۴) پت یعنی وہ زرد کہ پتے میں ہوتا ہے (۱۵) ناک کی رطوبت کہ بھیڑ میں اکثر بہتی رہتی ہے (۱۶) پاخانہ کا مقام (۱۷) اوجھڑی [12] (۱۸) آنتیں (۱۹) نطفہ (۲۰) وہ نطفہ کہ خون ہوگیا وہ کہ گوشت کا لوتھڑا ہوگیا۔ (۲۱) وہ کہ پورا جانور بن گیا اور مردہ نکلا یا بے ذبح مرگیا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 327)

تقسیمِ گوشت:

سنت یہ ہے کہ گوشت کے تین حصے کئے جائیں ایک حصہ اہل خانہ کے لئے رکھا جائے دوسرا حصہ عزیز و اقارب کے لئے [13] اور تیسرا اغرباء و مساکین کے لئے۔ اہلِ خانہ کی کثرت کی وجہ سے اگر سارا گوشت گھر میں رکھ لیا تو تب بھی درست ہے۔اور اگر سارا بانٹ دے پھر بھی درست [14] ہے۔تین دن سے زائد اپنے گھر والوں کے بارے گوشت رکھنے کی ممانعت کی احادیث منسوخ ہیں۔

قربانی کا گوشت کسی کافر کو دینا خلاف مستحب ہے اور اپنے مسلمان بھائیوں کو چھوڑ کر کافر کو دینا حماقت ہے۔ (او کما قال امام احمد رضا فی الفتاویٰ)

اہلِ سنت حضرات جانور ذبح کر کے کلیجی نکال کر بھون کر ختم وغیرہ پڑھ کر کھاتے اور کھلاتے ہیں۔ یہ مستحب طریقہ ہے۔عرفِ عام میں اسے روزہ کہا جاتا ہے کہ کلیجی سے افطار کیا۔

تنبیہہ: **عید کا** روزہ رکھنا حرام ہے۔اور نہ ہی اس روزے میں سحری ہے نہ افطاری ہے نہ نیت ہے۔**لہٰذا اس کو روزے سے مشابہت دینا جہالت ہے**

دُنبہ کی چکی:

یاد رہے کہ زندہ دنبہ کی چکی کاٹنا بے زبان کو بلا وجہ ایذا ہے۔اور زندہ جانور کا گوشت کاٹ کر کھانا حرام ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عرق النساء کا عارضہ ہوا تو بارگاہِ رسالت میں رجوع کیا تو طبیب اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ الیہ (ترکی دنبے کی چکی کی چربی) اور گھی ملا کر صبح نہار منہ استعمال کرو۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جانور میں سے ٹانگ (پٹھ) کا گوشت محبوب تھا بلکہ کئی صحابہ کرام کو یہ گوشت مقوی باہ ہونے کی وجہ سے تجویز فرمایا۔

قربانی کے جانور کی کھال کا دیگر مصرف:

قربانی کے جانور کی کھال خاص فقراء کا حق نہیں۔ ہر کارِ ثواب میں صرف ہو سکتی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 493)

امام و مؤذن غیر تنخواہ دار کو بطور اعانت چرمِ قربانی یا اس کی قیمت دینے میں حرج نہیں اور تنخواہ دار کو بھی جب کہ تنخواہ میں نہ دیں۔ یعنی امام کو نوکر رکھا اور اس کی تنخواہ اس کے ذمے ہے یہ قربانی کی کھال بیچ کر اسے ادا کرے تو اپنا روپیہ بچاتا اور اور اپنا مطالبہ اس سے ادا کرتا ہے۔اور یہ تمول ہے اور قربانی سے تمول جائز نہیں۔ ہاں اگر اہل محلّہ نے امام و مؤذن کو مسجد کا نوکر رکھا جس کی تنخواہ مسجد کے ذمے ہے تو چرم قربانی یا اس کی قیمت مسجد میں دے کر اس سے تنخواہ ادا کر سکتے ہیں۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 477)

قربانی کی کھال امام مسجد کو دینا جائز ہے اگر وہ فقیر ہے تو بطور صدقہ دیں یا غنی ہو تو بطور ہدیہ دیں لیکن اس کی اجرت اور تنخواہ میں دیں تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ اگر وہ اپنا نوکر ہے تو اس کی تنخواہ میں دینا جائز نہیں اور اگر وہ مسجد کا نوکر ہے تو کھال

مسجد کے لئے دی جائے۔ اس نے مسجد کی طرف امام کی تنخواہ میں دے دی تو اس میں کچھ حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 479)

سادات کرام کو کھال پیش کرنا:

قربانی کی کھال سادات کرام کو دینا جائز ہے۔ اپنے ماں باپ کو بھی دے سکتا ہے۔ شوہر زوجہ کو، زوجہ شوہر کو دے سکتی ہے۔ وہ بہ نیت تصدق ہو تو صدقہ نافلہ ہے ورنہ ہدیہ ہے۔ سقہ کو دینے میں بھی حرج نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 8 صفحہ 472-471)

کھال کا صحیح مصرف دینی مدارس اہلسنت ہیں:

موجودہ دور میں قربانی کی کھال کا صحیح مصرف وہ دینی مدارس ہیں جہاں مسلمانوں کے بچوں کو قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ عموماً ان مدرسوں میں وہ بچے ہوتے ہیں جن کے والدین غربت کی وجہ سے صحیح تعلیم کا بندوبست نہیں کر سکتے نیز ایسے ادارے میں امداد کرنا گویا اشاعت دین میں ہاتھ بٹانا ہے۔ اور مزید یہ کہ اس جگہ صدقہ کیا ہوا صدقہ جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

خطبہ کے چند ضروری مسائل

عید کی نماز کے بعد دو خطبے ہیں۔ جمعہ اور عید کے خطبوں میں فرق یہ ہے کہ جمعہ کے خطبے میں امام کا پہلے بیٹھنا سنت ہے اور اس میں کھڑا رہنا سنت ہے۔ پہلے خطبے سے پہلے ۹ بار دوسرے خطبے سے پہلے ۷ بار اور منبر سے اترنے سے پہلے ۱۴ بار اللہ اکبر کہنا سنت ہے جبکہ جمعہ کے خطبے میں یہ تکبیرات نہیں۔ (درمختار)

خطیب نے مسلمانوں کے لئے دعا کی تو سامعین کا ہاتھ اٹھانا یا آمین کہنا منع ہے

خطبہ ثانیہ میں خطیب کا درود شریف پڑھتے وقت دائیں بائیں منہ کرنا بدعت ہے۔

(بہار شریعت)

خطبہ اولیٰ عید الضحیٰ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ الْمُجْتَبٰى وَاَصْحَابِهِ الْكُرَمَاءِ ط وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَعَلَيْهِمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا ط وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط اَمَّا بَعْدُ!

فَيَا اَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ رَحِمَنَا وَرَحِمَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِعْلَمُوْا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمٌ عَظِيْمٌ ط قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامِ نِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ وَقَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسِّنُوْا ضَحَايَاكُمْ فَاِنَّهَا عَلَى الصِّرَاطِ مَطَايَاكُمْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِى الْكَلَامِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ ط وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ط رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِى الْكَلَامِ الْمَجِيْدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيْدِ ط فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ

یعمل مثقال ذرة شرا یره ط بارک اللہ لنا ولکم فی القرآن العظیم ط ونفعنا وایاکم بالآیات والذکر الحکیم ط انه تعالیٰ ملک کریم جواد برّ رؤف رحیم ط اقول قولی هذا واستغفر اللہ لی ولکم ولسائر المؤمنین والمؤمنات انه هو الغفور الرحیم ط اللہ اکبر ط اللہ اکبر ط لا اله الا اللہ واللہ اکبر ط اللہ اکبر ط وللہ الحمد ط

خطبہ ثانیہ

اللہ اکبر ط اللہ اکبر ط لا اله الا اللہ ط واللہ اکبر ط اللہ اکبر ط وللہ الحمد ط الحمد للہ نحمده ونستعینه ونستغفره ونؤمن به ونتوکل علیه ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یهده اللہ فلا مضل له ومن یضلله فلا هادی له ونشهد ان لا اله الا اللہ وحده لا شریک له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله ط صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین ط برحمتک یا ارحم الراحمین ط خصوصا علیٰ اول الصحابة وافضلهم بالتحقیق ابی بکرن الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنه وعلیٰ اعدل الاصحاب مخزن الصدق والصواب امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه وعلیٰ جامع القرآن کامل الحیاء والایمان حبیب الرحمٰن عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنه وعلیٰ مظهر العجائب والغرائب اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه وعلیٰ عمیه الشریفین المطهرین من الادناس الحمزة والعباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما وعلیٰ سیدة النساء فاطمة الزهراء رضی اللہ تعالیٰ عنها وعلی الامامین الهمامین السعیدین الشهیدین ابی محمدن الحسن وابی عبد اللہ الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنهما اللہ اکبر ط اللہ اکبر لا اله الا

اللہ واللہ اکبر ط اللہ اکبر وللہ الحمد ط اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوهم من بعدی غرضا فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم وخیر امتی قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم اللہ اکبر ط اللہ اکبر ط لا اله الا اللہ واللہ اکبر ط اللہ اکبر ط وللہ الحمد ط عباد اللہ ط ان اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ وینهیٰ عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون ط اذکروا اللہ یذکرکم وادعوه یستجب لکم ولذکر اللہ تعالیٰ اعلیٰ واولیٰ واعز واجل واتم واهم واعظم واکبر ط واللہ یعلم ما تصنعون ط اللہ اکبر ط لا اله الا اللہ ط واللہ اکبر ط اللہ اکبر ط وللہ الحمد ط

زیارتِ روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہو

اگر کوئی اس ماہِ مبارک کی کسی رات کی پچھلی تہائی رات میں چار رکعت نفل پڑھے جس کی ہر رکعت میں الحمد شریف کے بعد آیت الکرسی تین بار اور قل ھو اللہ احد تین بار، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے اور نماز سے فارغ ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر یہ دعا پڑھے۔

سبحان ذی العزة والجبروت سبحان ذی القدرة والملکوت سبحان ذی الحی الذی لا یموت لا اله الا هو یحیی ویموت وهو حی لا یموت سبحان اللہ رب العباد والبلاد والحمد للہ کثیرا طیبا مبارکا علیٰ کل حال اللہ اکبر کبیرا ربنا جل جلاله وقدرته بکل مکان۔

پھر جو چاہے دعا مانگے تو اس کے لئے اجر ہے جیسے کسی نے بیت اللہ شریف کا حج کیا ہو اور حضور سراپا نور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ اطہر کی زیارت کی ہو۔

عرس و وصال

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	18 ذوالحجہ 36 ہجری
حضرت امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	7 ذوالحجہ 114 ہجری
مولانا عبدالعلیم میرٹھی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ	22 ذوالحجہ 1374 ہجری
مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ	18 ذوالحجہ 1367 ہجری
مولانا ضیاء الدین مدنی علیہ الرحمۃ	3 ذوالحجہ 1401 ہجری

ماہ ذوالحجہ میں چاند گرہن

خواجہ عثمان ہارونی علیہ الرحمۃ کے ملفوظات میں ہے کہ ذی الحجہ میں اگر چاند گرہن واقع ہو تمام سال فتنے کھڑے ہوتے رہیں گے۔ ایک دوسرے کی عیب جوئی غیبت قول و فعل میں تضاد، منافقت کا دور دورہ ہوتا ہے۔ فقیروں مستحقوں اور محتاجوں کو ذلیل و خوار کیا جائے گا جس سے بلاؤں کا نزول ہوتا ہے۔ **(واللہ تعالیٰ اعلم)**

(انیس الارواح صفحہ 24)

سُنت نکاح

اہل تجربہ کہتے ہیں کہ جس کی شادی ماہِ ذی الحجہ میں ہوگی اس کی دلہن نیک ہو گی۔ (ماخوذ 12 ماہ کے نوافل از انیس احمد نوری)

حواشی

(1) اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ **انا ابن الاذبحین** یعنی میں دو ذبیحوں کا بیٹا ہوں۔ اور یہ بات تو مسلمہ ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بنی اسمٰعیل سے ہیں۔

(2) قربانی کا جانور پہلے سے لے کر رکھنا مستحب ہے اور اس کی پرورش میں بھی بہت اجر و ثواب ہے۔

(3) جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہوئے نہیں تھکتے کہ نماز باجماعت کے بعد با آوازِ بلند کلمہ شریف نہ پڑھو انہیں خوب سمجھنا چاہیے کہ اگر اس طرح نماز میں خلل آتا ہے تو پھر تکبیراتِ تشریق بھی نہ پڑھو اور کہیں یہ ثابت بھی نہیں کہ کسی نے یہ کہا ہو کہ اس ذکر سے ہماری نمازوں میں خلل آیا۔ **فافهم تدبروا وتفكروا۔**

(4) مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیے ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنا غیر مقلدین کی اختراع ہے اور معانقہ بھی تین بار کرنا چاہیے۔ امام اہلسنت علیہ الرحمۃ نے غیر مقلدین کی بے راہ روی کو بے نقاب کرتے ہوئے اس کے رد میں جامع و مدلل رسائل بہ نام "**وشاح الجيد في تحليل معانقة العيد**" و "**صفائح الجين في كون التصافيح بكفي اليدين**" تحریر فرمائے۔

(5) بعض توہم پرستوں کا خیال ہے کہ ایک دن میں دو خطبے ہوں تو والیان ملک پر بہت بھارے ہوتے ہیں۔ **والله اعلم ورسوله۔**

(6) آرام پرست ملاں شریعت مطہرہ کا اس طرح مذاق اڑاتے ہیں۔ میاں نذیر حسین دہلوی کہتا ہے جب عید اور جمعہ ایک دن میں جمع ہو جائیں تو اس دن (غیر مقلدین کو) اختیار ہے جس (غیر مقلد) کا جی چاہے جمعہ پڑھے اور جس (غیر مقلد) کا جی نہ چاہے نہ پڑھے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول صفحہ 391)

"نیل الاوطار" کے مطالعہ سے قاضی شوکانی .... کی تحقیق یہ ظاہر ہوتی ہے کہ عید اور جمعہ ایک دن جمع ہو جائیں تو جمعہ کی (غیر مقلدوں کو) رخصت ہے اگر جمعہ نہ پڑھے تو کوئی حرج نہیں۔

(صحیفہ اہلحدیث کراچی 15 محرم الحرام 1373ہجری)

مولوی عنایت اللہ اثری کے بقول "امام شوکانی" نے "نیل الاوطار" صفحہ 345 جلد 3 میں فرمایا ہے کہ عید اور جمعہ دونوں ایک جمع ہوں تو (غیر مقلد وہابی) خواہ عید میں شامل ہوا ہے یا کہ نہیں دونوں صورتوں میں جمعہ معاف ہے بلکہ ظہر بھی معاف ہے۔ حافظ ابن قیم نے صفحہ 128 جلد اول میں یہ تو فرما دیا کہ عید و جمعہ دونوں جمع ہوں تو (غیر مقلدوں کو) جمعہ کی رخصت ہے۔

(القول السدید صفحہ نمبر 8 از عنایت اللہ اثری ثم گجراتی)

(7) بہارِ شریعت میں ہے کئی اونٹ کو تین جگہ سے ذبح کرتے ہیں۔ یہ سخت منع ہے کیونکہ بے زبان کو بلاوجہ تکلیف ہے۔ از روئے شرع تو اونٹ کو نحر کرنا چاہیے۔ (نحر کا طریقہ اوپر لکھا جا چکا ہے) اور بعض لالچی لوگ اونٹ کو فوق العقدہ سے ذبح کرتے ہیں کہ چمڑے کا اضافہ ہو ایسا کرنا غلط ہے۔

(8) بعض جاہل جنات کے نام پر جانور ذبح کرتے ہیں مسلم شریف کی حدیث پاک میں اس فعل کو سختی سے منع کیا گیا۔

(9) امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ دو جگہ میرا ذکر نہ کیا جائے۔ یہ حدیث محققین کے نزدیک ثابت نہیں مگر ذبح میں معاذ اللہ بطور شرکت نام لینا جائز نہیں۔ بطور برکت اصلاً مضائقہ نہیں۔.............. خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے **اللھم عن محمد واھل بیتہ** فرمایا۔ الغرض یہ ایسے ہوگا کہ **بسم اللہ اللہ اکبر وصل اللہ سیدنا محمد**

و آلہ............الخ (ماخوذ ملفوظات اعلیٰ حضرت حصہ دوم)

(10) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ میں اپنے اونٹوں کی طرف جاؤں اور یہ کہ ان کی کھالوں اور جھل کو تقسیم کر دوں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں ان کھال سے قصاب کی اجرت نہ دوں پھر فرمایا ہم قصاب کی اجرت اپنے پاس سے دیتے تھے۔ (سنن کبریٰ)

(11) ابن ماجہ کی حدیث پاک میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے قربانی کی ہر چیز تقسیم کرنے کا حکم دیا خواہ گوشت ہو یا کھال یا جھول، سب غریبوں میں تقسیم کر دی جائے۔ (گوشت کا حکم بعد میں منسوخ ہو گیا)۔

(12) امام اہلسنت فرماتے ہیں کہ بھنگی وغیرہ کسی کافر کو قربانی یا اور کوئی صدقہ دینا جائز نہیں ہرگز نہ دیں۔

اوجھڑی آنتیں جن کا کھانا مکروہ ہے تقسیم نہ کی جائیں بلکہ دفن کر دی جائیں اگر بھنگی اُٹھا لے تو منع کی حاجت نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ششم صفحہ 167)

ایک علامہ صاحب کو یہ اعتراض ہوا کہ اگر بھنگی مسلمان ہو تو پھر:

الجواب: امام اہلسنت کے نزدیک بھنگی کافر ہی ہے جیسا کہ مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوا اور فتاویٰ رضویہ کی جلد چہارم میں صفحہ 226 پر تبرک کے بارے لکھتے ہیں........ ہاں کافر کو دینا جائز نہیں جیسے بھنگی، چمار۔

(13) **بقر** عید کے دن جب گوشت تقسیم کرنے کے لئے دور جانا پڑے تو بزرگ حضرات یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ میں ڈنڈا یا لوہے کی کوئی چیز گوشت کے اندر رکھ کے لے جایا جائے وگرنہ پیچھے سے جنات آوازیں دیتے ہیں۔

قوم جن ڈنڈا اور چھری سے بہت خائف ہے۔ بہتر یہ ہے کہ گھر سے نکلتے ہوئے ایک بار آیت الکرسی پڑھ کر کسی چیز سے اپنے پیچھے لکیر کھینچ دیں۔ (لکیر کھینچنا سنت مبارکہ سے ثابت ہے)

(14) امام اہل سنت فرماتے ہیں کہ فقیر کا معمول ہے قربانی ہر سال اپنے والد ماجد قدسرۂ العزیز کی طرف سے کرتا ہے اور اس کا گوشت سب تصدق کر دیتا ہے اور ایک قربانی حضور اقدس سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے کرتا ہے اور اس کا گوشت پوست سب نذر حضرات سادات کرام کرتا ہے۔ تقبل اللہ تعالیٰ منی ومن المسلمین۔ (آمین)

(ماخوذ : دن اور رات)

نسبت در نسبت:

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع 9 ذوالحجہ 10 ہجری بمطابق عیسوی تاریخ 6 مارچ 632ء بروز جمعۃ المبارک ارشاد فرمایا۔

راقم الحروف کی پیدائش 6 مارچ بروز جمعۃ المبارک اور ذوالحجہ کی 27 تاریخ ہے۔ اور آج یہ باب معلومات ومعمولات ماہِ ذوالحجہ 10 ذوالحجہ (یوم بقر عید) 1421 ہجری بمطابق 6 مارچ 2001 بروز منگل بتوفیقہ تعالیٰ کامل ہوا۔

وللہ الحمد

زلہ ربا چمنستان رضویت

اجمل حسین قادری

یادِ خلیل اللہ و ذبیح اللہ علیہم السلام

بشارت خواب میں پائی کہ اٹھ ہمت ساماں کر
پئے خوشنودئ مولیٰ اسی بیٹے کو قرباں کر
خلیل اللہ اُٹھے خواب سے دل کو یقین آیا
کہ آخر امتحاں بندہ کا خالق نے ہے فرمایا
پہاڑی پر سے دی آواز اسماعیل ادھر آؤ
یہاں آ کر خدائے پاک کا ارشاد سن جاؤ
پدر کی یہ صدا سن کر پسر دوڑا ہوا آیا
رکے ہرگز نہ اسماعیل گو شیطان نے بہکایا
پدر بولا کہ بیٹا آج میں نے خواب دیکھا ہے
کتاب زندگی کا اک نرالا باب دیکھا ہے
یہ دیکھا ہے کہ میں خود آپ تجھ کو ذبح کرتا ہوں
خدا کے حکم سے تیرے لہو میں ہاتھ بھرتا ہوں
کہا فرزند نے اے باپ اسماعیل صابر ہے
خد کے حکم پر بندہ پئے تعمیل حاضر ہے
سعادت مند بیٹا جھک گیا فرمان باری پر
زمین و آسماں حیراں تھے اس طاعت گزاری پر
رضا جوئی کی یہ صورت نظر آئی نہ تھی اب تک
یہ جرأت پیشتر انساں نے دکھلائی نہ تھی اب تک

ہوئے اب ہر طرح تیار دونوں باپ اور بیٹا
چھری اس نے سنبھالی تو یہ جھٹ قدموں میں آلیٹا
پدر تھا مطمئن بیٹے کے چہرے پر خوشحالی تھی
چھری حلقوم اسماعیل پر چلنے ہی والی تھی
زمیں سہمی پڑی تھی آسماں ساکن تھا بے چارہ
نہ اس سے پیشتر دیکھا تھا یہ حیرت کا نظارہ
مشیت کا مگر دریائے رحمت جوش میں آیا
کہ اسماعیل کا اک رونگٹا کٹنے نہیں پایا
ہوئے جبرئیل حاضر اور تھاما ہاتھ حضرت کا
کہا بس امتحاں مقصود تھا ایثار و جرأت کا
اطاعت اور قربانی ہوئی منظور یزدانی
کہ جنت سے یہ دنبہ آگیا ہے بہر قربانی
خطاب اُس دن سے اسماعیل نے پایا ذبیح اللہ
خدا نے آپ ان کے حق میں فرمایا ذبیح اللہ

❁❁❁❁❁

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم
نہایت اس کی حسین ابتدا ہے اسمٰعیل
(علیہم السلام و رضی اللہ تعالیٰ عنہ)